تعویزات کی اصل؟

شریعت کی روشنی میں۔۔۔

محمد ابوہریرہ

یونیورسٹی آف انجینرنگ اینڈ ٹیکنالوجی

لاہور،پاکستان

تعویذات کی اصل :-

تعویذ کے لغوی معنیٰ مندرجہ ذیل ہیں :-

i۔ پناہ دینا

ii۔ امان۔ بچاؤ

اور عام زبان میں وہ کاغذ یا تختی جس پر اعداد یا اسمائے الٰہی کی خانہ پری کر کے حفاظت کے لیے گلے میں باندھ دیتے ہیں یا کسی اور عضو پر باندھ دیتے ہیں۔

مسئلہ یہ ہے کہ کیا تعویذات کا استعمال جائز ہے یا نہیں۔ اس بارے میں بحث کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ بات تو مخصوص ہے کہ تعویذات کے استعمال کرنے یا نہ کرنے پر علماء کا اختلاف ہے۔ لیکن کچھ لوگ اور علماء ایسے بھی ہیں جو صرف اس بات پر کہ اس معاملے میں اختلاف ہے، بس نہیں کرتے۔ وہ اس معاملے پر بھی بحث کی گنجائش نہیں سمجھتے کہ یہ اختلاف

کیوں ہے؟ بلکہ وہ کتب احادیث سے چند احادیث ان کی صحت کے حساب سے پیش کرتے ہیں اور واضح کہتے ہیں کہ یہ شرک ہے۔ آج میں اس بحث میں ایسے لوگوں کا موقف سامنے رکھوں گا اور کتب احادیث، فعل صحابہ اور قول محدثین کو سامنے رکھتے ہوئے تعویذات کے جائز ہونے کے جواز پر بات کروں گا۔

جو لوگ تعویذات کو ناجائز اور شرک گردانتے ہیں وہ عموماً یہ احادیث پیش کرتے ہیں۔

1 - از سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ۔

ایک جماعت (بیعت کرنے کے لیے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے 9 افراد سے بیعت لے لی اور ایک سے نہ لی۔

انہوں نے کہا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ۹ افراد سے بیعت لے لی اور ایک کو ترک فرما دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس نے تعویذ لٹکایا ہوا ہے۔ اس نے اپنا ہاتھ داخل کیا اور تعویذ کاٹ دیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بیعت لی اور فرمایا:

"جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔"

(مسند امام احمد ۱۶۹۶۹)

2- از سیدتنا زینب امراۃ عبداللہ رضی اللہ عنہما

ایک ضعیفہ ہمارے پاس آئی۔ جسے سرخ بادہ کا منتر آتا تھا۔ میرے گھر ایک لمبے پیروں والا تخت بچھا ہوا تھا۔ عبداللہ ؓ کا قاعدہ تھا کہ جب گھر آتے تو آواز دے کر آتے۔ ایک دن وہ گھر آئے اور میرے پاس آ کر بیٹھ

گئے۔ انہوں نے میرے گلے میں گنڈہ پڑا ہوا دیکھا۔ پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے کہا۔ یہ سرخ بادہ کا علاج ہے۔ یہ سن کر انہوں نے میرے گلے سے توڑ کر پھینک دیا اور فرمایا:

"آل عبداللہ کو شرک کی ضرورت نہیں۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ منتر، تعویذ، گنڈے ٹوٹنا، محبت کے تعویذات اور سحر وغیرہ سب شرک ہیں۔ (حدیث جاری ہے۔)

(ابن ماجہ شریف باب ۵۶۶ حدیث ۱۳۲۳)

یہی حدیث ابو داؤد شریف میں کچھ یوں ہے:

(3) از زینب زوجہ عبداللہ رضی اللہ عنہا:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بیشک جادو، گنڈا اور ٹوٹکا شرک ہے" - (حدیث جاری ہے-)

(سنن ابوداؤد باب ۱۹۹ حدیث ۴۸۶)

(4) از مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ -
فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے -
"جس نے داغ لگوایا یا دم کروایا وہ توکل سے بری ہے"
(امام ترمذی نے لکھا یہ حدیث حسن صحیح ہے-)

(جامع ترمذی شریف باب ۱۳ حدیث ۲۱۲۸)

یہ وہ چند مشہور احادیث ہیں - جو منکر تعویذ عموماً پیش کرتے ہیں - میں نے کوشش کی ہے کہ ہر حدیث ایک موضوع ہو-

غور کیا جائے تو ان احادیث میں جن چیزوں کو شرک فرمایا گیا ہے یا ناجائز فرمایا گیا ہے۔ ان کا خلاصہ یہ ہے۔

1۔ تعویذات۔ شرک ہیں۔

2-3۔ منتر، تعویذ، گنڈے، ٹونا، محبت کے تعویذات اور سحر سب شرک ہیں۔

4۔ جس نے داغ لگوایا یا دم کروایا وہ توکل سے بری ہے۔

اب میں باری باری ان نکات پر بات کروں گا۔

①۔ شرک کیا ہے؟

آسان طریقے سے اسے سمجھیں تو شرک کی تعریف یہ ہے:۔

"اللہ رب العزت کی ذات، اس کی صفات یا اس
کی صفات کے تقاضوں میں کسی دوسرے کو رب تعالیٰ
کے برابر خیال کرنا"۔

یہ سمجھنا کہ جو صفت رب تعالیٰ کی ہے۔ بالکل
ویسی صفت، اُسی اعلیٰ وارفع اور کمال طریقے سے اور
ہمیشہ ہمیشہ سے کسی دوسرے بندے یا مخلوق میں بھی ہے۔

مثلاً

رب عزوجل دیکھتا اور سنتا ہے۔ میں بھی دیکھتا
اور سنتا ہوں۔ اب کوئی میری ان صفات کو (معاذاللہ)
میرے مالک، خالق اور رازق کے مقابل سمجھے۔ تو یہ
شرک ہے۔

(۲)

یہ خیال کرنا کہ تعویذ ہی شفا دینے والا ہے۔
اور اسی کو موثر حقیقی سمجھنا یہ شرک ہے۔

اب دیکھا جائے تو کیا کوئی بھی ایسا شخص جو تعویذ کے جائز ہونے کا قائل ہے:-

I- وہ ایسے تعویذات استعمال کرتا ہے جس پر غیر اللہ سے مدد مانگی جائے۔

II- یا کسی غیر اللہ کو رب کا ہمسر یا اُسی جیسا خیال کیا جاتا ہو۔

III- یا اس میں جادو، ٹونے اور منتر وغیرہ کے اثرات شامل کیے جاتے ہوں۔

IV- یا یہ خیال کیا جاتا ہو کہ یہ تعویذ- بذاتِ خود شفا دینے والا ہے۔

V:- یا یہ تعویذ موثر حقیقی ہے۔

VI:- یا یہ کہ یہ تعویذ نہ پہنا تو شفا نہیں ہو سکتی۔

بلکہ مسلمان جو تعویذ استعمال کرتا ہے- اس پر تو قرآنی

آیات لکھی ہوئی ہوتی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ پھر اوپر بیان کی گئی احادیث کا کیا مطلب ؟۔

مسند احمد کی حدیث میں تعویذ کو شرک فرمایا گیا۔ لیکن کیا کوئی بھی مسلمان قرآنی آیات کو بنفسہٖ یا کسی ایسے کاغذ جس پر یہ آیات لکھی گئی ہوں، من دونِ اللہ جانتا ہے۔ یقیناً نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ تعویذ، ایسا تعویذ نہیں تھا۔ جس پر آیات قرآنیہ لکھی گئی ہوں۔ یہ بات تو ایک عقلی دلیل ہے۔ لیکن کیا اس کی کوئی دلیل ہے، کوئی ثبوت ہے کہ ایسے تعویذ ہی شرک ہیں، جن پر قرآنی آیات نہ لکھی گئی ہوں اور کفریہ کلمات لکھے گئے ہوں۔

آئیں دوسری احادیث، قول صحابہ، فعل صحابہ و محدثین دیکھتے ہیں۔

سب سے پہلے ہم اوپر منکرین کی ہی پیش کردہ حدیث، جو حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اور ابن ماجہ اور ابوداؤد شریف کی زینت ہے، دیکھتے ہیں۔

ابن ماجہ شریف کی جو حدیث اوپر نقل ہے۔ اس کا بقیہ حصہ یہ ہے:

"... میں نے ان سے کہا ایک روز میں باہر جا رہی تھی کہ ایک شخص سے دوچار ہوئی۔ میری آنکھ جو اس پر پڑی تو آنکھ سے آنسو جاری ہو گئے۔ تو جب اس کا منتر پڑھ لیتی تو پانی بہنا بند ہو جاتا اور جب چھوڑ دیتی تو پانی پھر سے بہنا شروع ہو جاتا۔ عبداللہؓ نے فرمایا:

"یہ سب شیطانی حرکت ہے۔ جب تم شیطان کی پیروی کرتی ہو۔ تو وہ تمہیں چھوڑ

دیتا ہے اور جب تم منتر پڑھنا چھوڑ دیتی ہو تو وہ تمہاری آنکھ میں انگلی مارتا ہے۔ اگر تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتی تو زیادہ اچھا ہوتا اور تمہیں شفا بھی ہو جاتی۔

پانی پر یہ پڑھ کر آنکھ پر چھڑکتی رہو۔

اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ ...... (یہ ایک دعا ہے۔)۔

سنن ابو داؤد شریف کی لقیہ حدیث کچھ یوں ہے؟

"حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی کہ آپ یہ کس طرح فرماتے ہیں۔ جب کہ خدا کی قسم، میری آنکھ میں شدت کا درد ہے۔ تو میں فلاں یہودی کے پاس دم کروانے جاتی۔ جب وہ دم کرتا تو مجھے آرام و سکون ہو جاتا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تو شیطان کی کرتوت ہے۔ کیونکہ جب جھاڑ پھونک کی جاتی تو شیطان اُسے

اپنے ہاتھ سے تھام لیا کرتا - تمہارے لیے وہی کہنا
کافی تھا - جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے -
(آگے وہی دعا ہے -)[۲۴]

اس کے علاوہ ترمذی شریف کی حدیث میں
راقیہ (جھاڑ پھونک) کو توکل کے خلاف کہا گیا ہے -

اوپر بیان کردہ احادیث یہ ثابت کرتی ہیں کہ وہ
تعویذ، اصل میں شرکیہ و کفریہ کلمات اور منتروں
پر مشتمل تھے -

جیسا کہ بیان کیا گیا:

i- وہ عورت یہودی تھی -

ii- وہ منتر پڑھتی تھی -

iii- وہی منتر سیدتنا زینب رضہ پڑھتی تھیں -

iv- ایسے تعویذ کفر و شرک پر مبنی ہیں -

اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ٹھیک ہے وہ تعویذات تو کفر و شرک پر مبنی تھے، تو قرآنی تعویذات کی اصل کیا ہے ؟ - اور کیا ان کی اجازت ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم -

جامع ترمذی میں ہے :-

از عمرو ابنِ شعیب رضی اللہ عنہ -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
" جب تم میں سے کوئی اپنی خواب سے گھبرا جائے تو کہہ لے 'میں اللہ کے پورے کلمات کی پناہ لیتا ہوں - اس کی ناراضی اس کے عذاب سے اور اس کے بندوں کی شر اور شیطان کے وسوسوں سے اور ان کی حاضری سے، تو تمہیں کچھ نقصان نہ پہنچے گا -

عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ اپنی بالغ اولاد کو یہ سکھا دیتے اور ان میں سے نابالغوں کے گلے میں کسی کاغذ پر لکھ کر ڈال دیتے۔

(جامع ترمذی۔ کتاب الدعوات۔ صفحہ 541)

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب فرمایا ہے۔ مشکوٰۃ شریف اور ابوداؤد شریف میں بھی یہ حدیث انہیں کلمات کے ساتھ موجود ہے۔ ابوداؤد نے اس حدیث کے متعلق کچھ نہیں فرمایا۔ کیونکہ وہ اسے حسن گردانتے ہیں۔

منکرین تعویذ اس حدیث پر بڑے دلچسپ اعتراض کرتے ہیں "مثلاً"۔

1۔ صحابی نے تو تعویذ صرف نابالغوں کے گلوں میں

ڈالا۔ اور

ii - صحابی کا مقصود یہ بھی تھا کہ وہ دعا کو یاد بھی کر لیں۔

میں ان اعتراضات پر صرف مسکرا ہی سکتا ہوں۔ کیونکہ ان سے یہ بالکل ثابت نہیں ہوتا کہ صحابی رسول نے تعویذ نہیں لٹکایا۔ یا یہ کہ تعویذات شرک ہیں۔ کیونکہ تعویذ شرکیہ الفاظ پر مشتمل نہیں۔ بلکہ یہ تو فعلِ صحابی ہے۔

امام ترمذی نے جامع ترمذی میں "تعویذ اور دم وغیرہ کی اجازت" کے باب میں لکھا:-

از انس رضی اللہ عنہ۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

"بچھو کے کاٹنے نظرِ بد اور پہلو کے زخم (پھنسیوں وغیرہ) میں جھاڑ پھونک کی اجازت دی گئی ہے"۔

(باب ۱۳۶۷ حدیث ۲۱۲۹)

اس کے علاوہ امام ترمذی نے جامع ترمذی کے باب " مَاجَاءَ فِي أَخْذِ الْأَجْرِ عَلَى التَّعْوِيْذِ " یعنی تعویذ پر اجرت لینا۔ میں سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے۔

جس میں سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ نے دم فرما کر قبیلے والوں سے بکریاں ہدیہ لیں۔ بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بکریوں سے اپنا حصہ لیا۔ امام ترمذی نے اس باب میں راقیۃ کو تعویذ کے معنی میں لیا ہے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(یہ حدیث بخاری، ابوداؤد، مسلم اور ابن ماجہ شریف میں بھی ہے۔)

ابوداؤد شریف کی حدیث ہے:

از سیدنا عبدالرحمان بن جبیر رضی اللہ عنہ -

"عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں - ہم دورِ جہالت میں دم کیا کرتے تھے - لہٰذا عرض گزار ہوئے -
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !
آپ کا اس بارے میں کیا ارشاد ہے ؟
"فرمایا کہ جو کچھ پڑھ کر دم کرتے تھے - وہ میرے سامنے بیان کرو - کیونکہ اس دم میں کچھ مضائقہ نہیں - جس میں شرک نہ ہو" -

(باب ۲۰۰ حدیث ۳۸۹)

حالانکہ شروع میں جو حدیث نمبر ۲ بیان کی گئی ہے - اس میں تعویذات کو توکل کے خلاف فرمایا گیا ہے - ابوداؤد شریف کی اس حدیث میں ایک اور بات یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - "وہ جو دم تم دورِ جہالت میں کیا کرتے تھے - وہ بیان

کرو۔

اس کا مطلب یہ ہے اگر کوئی کلمات کفریہ نہیں اور ان میں شرک کا عنصر نہیں پایا جاتا تو وہ جائز ہیں۔

اس کے علاوہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بال مبارک بھی صحابی کے ہاتھ مبارک پر باندھے اور یہ بھی تو تعویذ ہی ہے۔

"الاصابہ" میں حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے

"یحییٰ بن جابر کی سند سے بحوالہ ابن ثعلبہ روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کرنے لگے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے حضور میری شہادت کی دعا فرمائیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"میرے پاس کچھ بال لاؤ"۔

چنانچہ وہ بال لائے۔ حضورؐ نے ان کے کندھے سے کپڑا اٹھایا اور وہ بال آپؐ کے کندھے پر باندھ کر پھونک ماری اور فرمایا:۔

"اے اللہ! ثعلبہ کا خون مشرکین اور منافقین کے لیے حرام فرما دے"۔

(ابن مندہ اور امام ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔)

اب تک بیان کی گئی احادیث اور بحث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تعویذات کے شرک ہونے سے مراد وہ تعویذات ہیں جن پر دورِ جہالت کی طرح دم، منتر اور شرکیہ وکفریہ کلمات درج ہوں۔ اور وہ تعویذات اور دم جس میں قرآن، جو مومنوں کے لیے شفا ہے، کی آیات ہوں جائز ہیں۔

یہاں یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ جس آیت
میں یہ فرمایا گیا - قرآن شفا ہے - وہاں یہ نہیں
فرمایا گیا کہ کس ذریعہ سے شفا ہے - لہذا اس کا
پڑھنا، لکھنا، دیکھنا، اس کو چھونا، اسکا چومنا سب
شفا اور ثواب ہے -

اب ہم مفسرین اور محدثین کی رائے دیکھتے ہیں :-

میرے محبوب فخر المفسرین ، امام فخر الدین
محمد بن عمر رازی رحمۃ اللہ علیہ
"تفسیر کبیر"
میں لکھتے ہیں :-

ا - حضور صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا
حسین رضی اللہ عنہ کو دم فرمایا کرتے تھے -

۱۱۔ امام باقر رضی اللہ عنہ نے تعویذات کے استعمال کی اجازت فرمائی ہے۔ اور وہ بچوں کو تعویذات پہنایا کرتے تھے۔

(بحوالہ تفسیر کبیر از امام فخرؒ)

امام بدر الدین محمد بن عبد اللہ الزرکشی اپنی کتاب

"البرھان فی علوم القرآن"

میں لکھتے ہیں:

امام شافعی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے آشوبِ چشم کی شکایت کی۔ تو آپؒ نے اسے ایک کاغذ پر یہ تعویذ لکھ کر دیا۔

فکشفنا عنک .....

اس شخص نے وہ تعویذ لیا تو اس کی آشوبِ چشم دور ہو گئی۔

(البرھان فی علوم القرآن، جلد ۱ صفحہ 436)

ترمذی شریف کی حدیث جو عمرو ابن شعیب رضؓ سے مروی ہے - (پہلے بیان کی جا چکی ہے -) کے تحت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "مرقاۃ" میں لکھتے ہیں :-

"ترمذی کی اس حدیث کے تحت جس تعویذ میں اللہ کے نام ہوں - اُسے لٹکانا جائز ہے"

(مرقاۃ المفاتیح فی شرح مشکوۃ شریف جلد 5 صفحہ ۳۸۴)

"المجموع" میں امام مالک فرماتے ہیں :-

"اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ حیض والی عورت کے گلے میں تعویذ لٹکایا جائے - بشرط وہ کسی لوہے کی چیز یا چمڑے میں لپٹا ہو"

(المجموع شرح المہذب جلد 2 صفحہ ۷۱)

- شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے "القول الجمیل" میں تقریباً 28 تعویذ لکھے۔

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۵۱۶ھ نے "شرح السنۃ" میں لکھا ہے۔

"حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ عورتوں اور چھوٹے بچوں کے گلے میں تعویذ پہنانے کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اگر چمڑے میں بند ہو تو کوئی حرج نہیں"۔

(شرح السنۃ جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۸)

اوپر کی تمام بحث سے ثابت ہوا کہ تعویذ احادیث، عمل صحابہ، طریقہ اہل بیت، طریقہ ائمہ کرام اور محدثین میں سے ہے اور یہ جائز ہے۔ ہاں اگر کوئی بھی منکر تعویذ کسی بھی حدیث چاہے ضعیف ہی کیوں نہ ہو یہ دیکھا دے کہ قرآنی آیات پر مشتمل تعویذ

(معاذ اللہ) کفر و شرک ہے۔ کیونکہ جس کاغذ پر
قرآن لکھا جائے۔ وہ بھی قرآن ہے۔ تو وہ کبھی
بھی نہ دیکھا پائے گا۔
اور چونکہ تعویذ پہننا کوئی فرض یا ارکان
اسلام میں سے نہیں۔ تو یہ ضروری نہیں کہ آپ
ضرور ہی پہنیں۔ لیکن پہننے والوں پر کفر و شرک
کا فتویٰ لگانا، یہ درست نہیں۔

واللہ اعلم ورسولہ اعلم

محمد ابوہریرہ
یونیورسٹی آف انجینیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی
لاہور۔
۵- جون - ۲۰۲۰ء-